© rasailojaraid.com

ہو یا کوئی ایسی بات نظر آئی ہے جسے مولانا پسند نہیں کرتے تو اسکی طرف بھی لطیف و بلیغ اشارہ کرتے گئے ہیں، پھر بڑی بات یہ ہے کہ یہ تحریریں صف رنما کے نہیں ہیں بلکہ انمیں بہت سے ایسے علمی، ادبی اور تنقیدی و تاریخی نکات و لطائف اور حقائق و معارف زبانِ قلم پر آگئے ہیں جو تاریخ و ادب کے طالبعلم کیلئے مہدی افادی کے بقول "خاصہ کی چیز" ہیں مثلاً مولانا عبدالعزیز میمن والے مضمون میں میمن صاحب اور ڈاکٹر طہٰ حسین کے درمیان ادب وانشا اور تحقیق و وسعتِ علم و نظر کے اعتبار سے موازنہ یا میمن صاحب کی نسبت یہ انکشاف کہ انھوں نے الفائت من شعر ابی العلاء کے نام سے بھی کوئی رسالہ لکھا تھا۔ حالانکہ جہانتک ہماری معلومات کا تعلق ہے میمن صاحب نے متنبیّ کے غیر مطبوعہ اشعار "زیادات شعر المتنبی" کے نام سے شائع کیے تھے نہ کہ ابوالعلیٰ المعری کے، اسی طرح مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا حبیب الرحمٰن خاں، شروانی، رشید احمد صدیقی اور محمد علی جوہر کی خصوصیات ادب وانشا اور وسعت علم و دقت نظر پر جو کچھ لکھا ہے وہ خود فاضل مصنف کی ادبی اور تنقیدی ژرف نگاہی کی دلیل ہے غرضیکہ یہ کتاب بڑی دلچسپ، معلومات افزا اور بصیرت افروز ہے ہمارے زمانہ میں پہلے کی طرح تذکرہ نگاری کا جو فقدان ہے یہ کتاب کسی حدتک اس خلا کو پر کرتی ہے مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی کا نام متعدد مواقع پر "فضل الرحمٰن" لکھا گیا ہے آئندہ اڈیشن میں تصحیح ہونی چاہیئے۔

تذکرہ نسخۂ دلکشا از جناب رئیس نور رحمٰن تقطیع متوسط، ضخامت ۲۰۸ صفحات کتابت و طباعت معمولی قیمت مجلد -/۲۰ پتہ نشاط بک آفورز، ۳۳ فیرس لین کلکتہ ۷۰۰۰۷۳، بنگال عربی فارسی اور اردو و شعر و ادب اور اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ رہا ہے اور اس کا اثر یہ ہے کہ مسلمان تو مسلمان بنگالی ہندوؤں میں ان زبانوں اور ان کے شعر و ادب کے بڑے بڑے عالم اور فاضل پیدا ہوئے اور انھوں نے نمایاں علمی و ادبی کارنامے انجام دیئے ہیں چنانچہ جیسے جیسے میر ارمان (۱۷۹۶ء - ۱۸۶۹ء) اسی طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جسکے ایک فرد فرید راجہ رام موہن رائے تھے۔ موصوف بنگالی سنسکرت اور برج بھاشا کے علاوہ اردو زبان کے بھی صاحب دیوان

© rasailojaraid.com